رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ؏
ششماہی ۸؍
سہ ماہی ۱۲؍

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؍

جلد ۲۵	مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ستمبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور گلے میں خراش کی بدستور شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے :-

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ہنوز بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں :-

مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاں ۷ ستمبر دوسری اہلیہ صاحبہ سے لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :-

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری درد گردہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درجہ لقا کے تموّج کے اوقات میں اقتداری خوارق کا ظہور

"لقا کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے۔ تو اس مرتبہ کے تموج کے اوقات میں الٰہی کام ضرور اس سے صادر ہوتے ہیں۔ اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے۔ تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کرے گا۔ کیونکہ اس تموج کی حالت میں کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلی طور پر انسان میں آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا رحم خدا تعالےٰ کا رحم۔ اور اس کا غضب خدا تعالےٰ کا غضب ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے۔ تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تو اس پر کوئی وبال نازل ہو جاتا ہے اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک مورد رحم ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلا تخلف پیدا کرتا ہے۔ ایسا ہی اس کا کُن بھی اس تموج اور مد کی حالت میں خطا نہیں جاتا۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ ان اقتداری خوارق کی اصل حقیقت یہی ہوتی ہے۔ کہ یہ شخص شدت اتصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو جاتا ہے۔ اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور محبوب حقیقی حجب حائلہ کو درمیان سے اٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے۔ تب ہر ایک چیز جو اس سے مس کرتی ہے۔ بغیر اس کے کہ یہ دعا کرے۔ برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدّس روح کو خوش کرنے کا طریق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے جس کی مثال دنیا کے لوگوں میں بالکل نہ ملتی ہو۔ پس اے دوستو بیدار ہو جاؤ۔ اور اپنے مقام کو سمجھو۔ اور اس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ کہ جس کی نظیر دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ نہ ملتی ہو۔ اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو۔ کہ سو میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو۔ جسے اللہ تعالےٰ نے تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من وراۂ پر ایسا عمل کرو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا عملی نمونہ دکھانے کا مخلصین سے مطالبہ کیا ہے۔ اس کا ایک زریں موقعہ تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کا پورا کرنا بھی ہے۔ اگر آپ اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ اس صورت میں آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ اگر آپ کی جماعت کے بعض احباب کی رقوم باقی ہوں۔ تو آپ ان سے جلد تر وصول کرنے کی کوشش کریں۔ تا آپ کی جماعت بحیثیت جماعت وقت پر وعدہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کے امتحان میں فیل سمجھی جائے۔ اپنی جماعت کو سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں میں شامل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ دوسروں سے بھی وصولی کی کوشش کریں۔

چونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ جو کہ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء تک ہے۔ اس لئے کارکنوں اور وعدہ کرنے والوں کو ہوشیار اور بیدار ہو کر اپنے وعدوں کو بر وقت پورا کرنا چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تاج و تخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھ کو کیا تختوں سے میرا تخت ہے فوق السماء
مجھ کو کیا فوجوں سے میری فوج ہے عونِ خدا
مجھ کو کیا تیغوں سے میری تیغ ہے صدق و صفا
مجھ کو کیا ڈھالوں سے میری ڈھال ہے اسکی رضا
مجھ کو کیا توپوں سے میری توپ ہے میری دعا
"مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار"

حسن رہتاسی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۰۷۸	عزیز احمد صاحب	ضلع جالندھر
۱۰۷۹	ڈاکٹر محمود احمد خان صاحب	" لکھنؤ
۱۰۸۰	علی محمد صاحب	" سیالکوٹ
۱۰۸۱	حشمت علی صاحب	"
۱۰۸۲	تاج الدین صاحب	"
۱۰۸۳	عالم بی بی صاحبہ	"
۱۰۸۴	حسین بخش صاحب	ضلع مظفرگڑھ

جناب حکیم ابو طاہر صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کا انتقال

کلکتہ ۱۴ ستمبر۔ بوقت ۴½ بجے بعد دوپہر جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کا حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے قریباً ۶۵ برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات کی خبر سنکر شہر کے مختلف حصوں سے احمدی احباب فوراً آپ کے مکان میں جمع ہوگئے۔ اور تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ ۷ بجے جنازہ تنجلا قبرستان میں لے جایا گیا۔ ۸½ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اور ۹ بجے مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم اواخر ۱۹۱۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور گو زمانا آپ کو تقدم حاصل نہ تھا۔ مگر سلسلہ کے ساتھ محبت اور خدمات کے اعتبار سے وہ مخلصین کی صف اول میں تھے۔ کئی بار قادیان تشریف لا کر کافی عرصہ قیام کرتے رہے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بے حد اخلاص اور محبت رکھتے تھے۔ مرحوم کی وفات سے جماعت احمدیہ کلکتہ کو جو نقصان پہونچا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی تلافی فرمائے۔ آمین

مرحوم نے چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب کی عمر قریباً بائیس برس ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے نیک اور صالح نوجوان ہیں۔ اور احمدیت سے عقیدت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ ان سے چھوٹے دو بچوں کو حکیم صاحب مرحوم نے تحریک جدید کے ماتحت تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرایا ہوا تھا۔ یہ دونوں آجکل موسمی تعطیلات میں گھر آئے ہوئے تھے۔ اور سب بچے وفات کے وقت مرحوم کے پاس تھے۔

ہم اس صدمہ میں میاں خلیل احمد صاحب ان کی والدہ محترمہ اور خاندان کے دیگر افراد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی اولاد کو ان کا حقیقی جانشین بننے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار علی محمد اجمیری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۔ رجب ۱۳۵۶ ہجری

صوبہ سرحد میں وزارت کی تبدیلی

نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ صوبۂ سرحد جس میں تمام صوبوں سے زیادہ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور جو اپنی آبادی کے لحاظ سے اسلامی صوبہ کہلانے کا مستحق ہے۔ وہ پہلا صوبہ ہے۔ جس کی وزارت صوبجاتی خود مختاری کے قیام سے لے کر چھ ماہ کے اندر اندر تبدیل ہو گئی ہے اور اس لئے تبدیل ہوئی ہے۔ کہ پچاس ارکان کی یہ چھوٹی سی اسمبلی قریباً چھ پارٹیوں کا مجموعہ ہے۔ اور ان پارٹیوں کی آپس میں سخت خصومتیں ہیں۔

یہ حقیقت تو انتخابات کے بعد ہی واضح ہو گئی تھی۔ کہ صوبۂ سرحد میں خواہ کوئی بھی وزارت قائم ہو۔ وہ اسمبلی کی پارٹیوں کی موجودہ ہیئت اور ان کی قبائلی ذہنیت کی وجہ سے مستقل اور پائدار نہیں ہو سکتی۔ آنریبل سر عبدالقیوم خان صاحب کی وزارت کو ایک برائے نام اکثریت حاصل تھی۔ اس لئے اسے ہر لحظہ یہ اندیشہ لاحق تھا۔ کہ صرف چند ایک ممبروں کی علیحدگی ان کی وزارت کو توڑ دے گی۔ کانگرس پارٹی کو گو بذاتِ خود اکثریت حاصل نہ تھی۔ لیکن چونکہ وہ دوسری پارٹیوں کے ارکان کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی طاقت میں ایک معتدبہ اضافہ کر سکتی تھی۔ اس لئے سر عبدالقیوم کی وزارت کے خلاف اس پارٹی کی سرگرمیاں جاری رہیں اور جہاں تک ہو سکا۔ کانگرس کی مشہور شخصیتوں کے ذریعہ دباؤ بھی ڈالا گیا۔ چنانچہ ہندوؤں کے لئے بابو راجندر پرشاد اور مسلمانوں کیلئے مولانا ابوالکلام آزاد نے دُور دراز کا سفر طے کر کے سرحد تشریف لے جانے کی تکلیف گوارا کی۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر صاد کرنے کے لئے بعض ارکان کو آمادہ کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سر عبدالقیوم خان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں وزارت ٹوٹ گئی۔

سابقہ وزارت کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ حتے الامکان صوبہ کے بہترین مفاد اور اس کی ترقی میں کوشاں نہیں رہی۔ یا اس نے اپنی شش ماہیہ زندگی میں صوبہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے کچھ نہیں کیا۔ باوجود اس کے کہ ابتدائی مشکلات درپیش تھیں۔ اس نے تمام کانگرس کمیٹیوں پر سے پابندیاں ہٹائیں۔ تحریک سرخ پوشاں پر جو قیود عائد تھیں۔ انہیں دُور کیا۔ نیز ان اشخاص یا انجمنوں کے متعلق جن پر قانون امن عامہ کے ماتحت مختلف اوقات میں پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ انہیں آزاد کر دیا جائے۔ تاکہ وہ صوبہ کی سیاسیات میں سرگرم حصہ لے سکیں۔

سابقہ وزارت کی چھ ماہ کی یہ کارگزاری اس قابل نہیں۔ جسے نظر انداز کر دیا جائے۔ سیاسی جماعتوں پر سے پابندیاں ہٹانے اور سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے متعلق کانگرسی وزارتوں نے جو کچھ کیا ہے۔ صوبۂ سرحد کی حکومت ان سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہی۔ اور وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر شروع سے ہی صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت قائم ہوتی۔ تو وہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتی۔ جو سر عبدالقیوم خان کی وزارت نے کیا۔ آئندہ کے لئے صوبہ کی سیاسی۔ اقتصادی۔ تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے متعلق جو تعمیری عزائم اور ارادے سابقہ وزارت کے پیشِ نظر تھے۔ ان کا ذکر مجملاً سر عبدالقیوم خان نے اپنے اس بیان میں کیا ہے۔ جو انہوں نے عدم اعتماد کی تحریک کے متعلق دیا۔ اور اگر انہیں کام کرنے کے لئے وقت ملتا۔ تو نہایت دل خوش کن نتائج مرتب ہونے کی امید کی جا سکتی تھی۔

ان حالات میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سابقہ وزارت کے خلاف کانگرس پارٹی کی جدوجہد کا باعث مقدم الذکر کا رجعت پسندانہ طرزِ عمل یا اس کی ناقابلیت تھی۔ یا یہ کہ وہ صوبہ کو ترقی کے رستہ پر لے جانے میں سست گام تھی۔ بلکہ اس کی اصل وجہ کانگرس کا وہ جذبہ ہے۔ جس کے ماتحت وہ نظام حکومت میں حصہ لینے لگی ہے۔

اب صوبۂ سرحد میں کانگرس کا دَور دورہ ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب لیڈر کانگرس پارٹی نے اپنی قیادت میں قاضی عطاء اللہ، مسٹر بھنجو رام۔ اور خان عباس خان پر مشتمل ایک مخلوط وزارت قائم کر لی ہے۔ اس بات کا فیصلہ اب مستقبل کرے گا۔ کہ ایک بہت بڑی مسلم اکثریت رکھنے والے صوبہ میں کانگرس کی ہدایات اور گاندھی جی کے اشاروں پر چلنے والی وزارت مسلمانوں کے لئے کس حد تک مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ تجربہ اس لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے کہ اگر کانگرسی ہدایات کے ماتحت مسلمانوں کے مفادات کی پوری پوری حفاظت کی گئی۔ تو دوسرے صوبوں کے مسلمانوں میں بھی کانگرس کو قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ لیکن اگر یہ تجربہ ناکام رہا۔ اور مسلمان پبلک کو کانگرسی وزارت نے شکایات کا موقعہ دیا۔ تو کانگرس کے متعلق مسلمانوں کے سابقہ شبہات میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

بحیرۂ روم میں حالات کی نزاکت

گزشتہ دو تین ہفتوں سے بحیرہ روم میں روسی اور برطانوی جہازوں پر بعض نامعلوم آبدوز کشتیوں کے حملوں سے جو صورتِ حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اٹلی کے اس اقتدار کو ظاہر کرتی ہے۔ جو اسے بحیرۂ روم میں حاصل ہو چکا ہے اور جس میں اور زیادہ اضافہ کرنے کے لئے وہ عرصہ سے کوشاں ہے۔ برطانیہ کی خواہش تھی۔ کہ بحیرۂ روم پر بلا شرکتِ غیرے اس کا تسلط ہو۔ لیکن اٹلی برطانیہ کی اس خواہش کے راستہ میں حائل ہو رہی ہے۔ حتے کہ برطانیہ کو یہ اندیشہ لاحق ہو چکا ہے۔ کہ کسی دن اسے بحیرۂ روم کی شاہراؤں سے ہاتھ نہ دھونا پڑے۔ مسولینی اور ہٹلر کے درمیان جس ملاقات کو بعض سیاسی حلقوں میں بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد بحیرۂ روم پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور بحیرۂ روم میں برطانوی اور روسی جہازوں پر پے در پے حملے اس بات کا بدیہی ثبوت ہیں۔ کہ وہاں برطانوی اقتدار کمزور ہو چکا ہے۔ سوویٹ حکومت نے دو روسی جہازوں کی غرقابی کے متعلق حکومتِ اٹلی کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور ساتھ ہی حرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن برطانیہ بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور ذول کیٹیر روم کی کانفرنس کا ڈھونگ رچانے میں مصروف ہے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مخلوق کو اپنی امیدوں کا مرجع قرار دینے کی بجائے خالق کیطرف اپنی نظریں رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳ر ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے چند نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا

نکاح کے وقت انسان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر فریقین ان ذمہ داریوں کو سمجھیں تو نکاح یقیناً

بہت بڑی رحمت اور انعام

ثابت ہو سکتا ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ حمد کامل صرف خدا تعالے کے لئے ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر اسی نسخہ کو ہر وقت سامنے رکھا جائے۔ تو انسانوں کو ایک دوسرے سے شکوہ وشکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور اگر ملے تو بہت کم۔ میں جب

آب وہوا کی تبدیلی

کی غرض سے پہاڑوں پر جاتا ہوں۔ تو کئی چیزیں جو گھر میں ضروری نظر آتی ہیں۔ وہاں جا کر ضروری نہیں رہتیں۔ پھر ساتھ بالعموم افغان دوست ہوتے ہیں جنکو چائے پینے اور نسوار لینے کی عادت ہوتی ہے۔ پہاڑ پر یا سفر میں انکی یہ عادت جاتی رہتی ہے یا کم از کم بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ان کو آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد نسوار لینے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کہ انکو پہلے سے اس کا خیال ہوتا ہے۔ کہ وہاں یہ چیزیں میسر نہ آئیں گی۔ وہاں انکو نہ تو چائے کی پیالیاں ملتی ہیں۔ اور نہ نسوار ملتی ہے۔ مگر ان کی طبیعت میں کبھی بھی شکوہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ انکو ان چیزوں کے ملنے کی امید نہیں ہوتی اور وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ چیزیں ان کو میسر نہیں آئیں گی۔ مگر گھروں میں انکو یہ چیزیں نہ ملیں تو شکوہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ وہاں انکو امید ہوتی ہے کہ یہ میسر آجائیں گی۔ اسی طرح اگر ایک شخص کسی غیر آدمی کے گھر جائے۔ اور وہ اس کی خاطر نہ کرے۔ حتیٰ کہ پانی بھی نہ پوچھے۔ تو اسکو ہرگز شکوہ نہ ہوگا کیونکہ اسے اس آدمی پر امید نہ تھی۔ مگر وہی شخص اپنے کسی دوست کے گھر جائے اور وہ کسی قسم کی کوتاہی کر دے۔ تو خواہ دس رنگ میں اس کی خاطر و مدارات بھی کر دے۔ اور صرف ایک رنگ میں اس کی خواہش پوری نہ کرے۔ تو وہ اس سے شکوہ کرے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلقات محبت کی وجہ سے ایک شخص کو دوسرے شخص پر امیدیں ہوتی ہیں۔ مگر

ساری امیدیں صرف اللہ تعالے کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہیں

انسانوں کے ذریعہ پوری نہیں ہو سکتیں مگر بعض لوگ اس اصل کو بھول جاتے۔ اور انسانوں پر اپنی امیدیں لگا بیٹھتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ رنج اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ شادی میں بھی اس اصل کو مدنظر رکھ کر میاں بیوی ایک دوسرے پر امیدیں رکھ لیتے ہیں۔ مرد اپنی بیوی کے متعلق سمجھتا ہے کہ وہ خوبصورتی میں پرستان کی پری سے بھی بڑھکر ہوگی اور دنیا میں کوئی بھی عورت خوبصورتی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اخلاق کے متعلق وہ یہ اندازہ لگاتا ہے۔ کہ اس کے اخلاق اسقدر بلند ہوں گے کہ

دنیا اسکی نظیر لانیسے محروم ہوگی

اور وہ یہاں آکر سب کو اخلاق سکھائیگی اس کے کھانے پکانے کے متعلق اس کا یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسا اعلےٰ اور عمدہ کھانا پکانا جانتی ہوگی۔ کہ دنیا کے تمام باورچی اس کے مقابلہ میں ہیچ ہونگے اس کے حسن انتظام کے متعلق وہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ سو روپیہ جہاں خرچ ہوتا ہو وہاں وہ اپنے حسن انتظام سے دس روپے خرچ کریگی۔ حسن سلوک کے متعلق اس کا اندازہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گھر میں آتے ہی وہ ایسا جادو کرے گی۔ کہ میرے ماں باپ اس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگ جائیں گے۔ اور میرے معاملات میں تو وہ ایسی اچھی ہوگی۔ کہ مجھ پر قربان ہو جائیگی اور میری ایسی

مطیع اور فرمانبردار

ہوگی۔ کہ میں اسکے مقابلہ میں سب کو بھول جاؤنگا۔ ادھر بیوی نے بھی اسی طرح امیدیں لگائی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ خیال کرتی ہے کہ خاوند کے گھر قدم رکھتے ہی وہ میرا غلام ہو جائیگا۔ اور جہاں مجھے دس روپے کی ضرورت ہوگی وہاں وہ مجھے سو روپے دے دیگا۔ اور اس جیسا با اخلاق آدمی دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔ پھر خاوند کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ میری بیوی میرے والدین کی خدمت کرے۔ اور انہیں اس کے ذریعہ کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے۔ مگر وہ یہ خیال کرتی ہے۔ کہ میں گھر جاتے ہی اس کے ماں باپ کو نکال دوں گی۔ غرض یہ

متضاد خیالات

جو میاں بیوی کے اکٹھے ہونے سے پہلے پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں پیدا ہوتے ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ایک غلط اصل پر چل رہے ہوتے ہیں۔ جس سے سوائے فساد کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جس قسم کے آرام کی توقع ایک خاوند اپنی بیوی سے رکھتا ہے۔ اس کے بالکل الٹ بیوی اپنے خاوند سے توقع رکھتی ہے۔ خاوند کی راحت اس میں ہوتی ہے۔ کہ میرے ماں باپ کی خدمت ہو اور سو روپے کی بجائے دس روپے خرچ ہوں۔ مگر عورت اس کے مقابل پر یہ خیال کرتی ہے۔ کہ میرا آرام اس میں ہے کہ میں خاوند کے ماں باپ کو گھر سے نکال دوں۔ اور دس کی بجائے سو روپیہ خرچ کروں۔ تو ایسے گھر میں نہ تو خاوند کو آرام ہوگا۔ اور نہ بیوی کو چین ہوگا۔ کیونکہ ان کے اصول ہی ایسے ہیں جو فساد کا موجب ہیں۔ ایسے موقعہ پر

بے شمار درود ہوں ہمارے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر

جنہوں نے ایک ایسے قانون کیطرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر ہم اسکو اپنے سامنے رکھیں۔ اور پھر شادی کریں۔ تو ہرگز یہ بات پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ مومن مرد اور مومن عورت نکاح کے موقعہ پر کہتے ہیں الحمد للہ نحمدہ کہ

حمد کامل صرف اللہ کے لئے ہے

ہم میں کوئی خوبی نہیں۔ ہم عیب دار ہیں عیب سے پاک صرف اللہ تعالے کی ہی ذات ہے ونستعینہ مومن مرد اور مومن عورت کہتے ہیں۔ کہ ہم تو خدا سے مدد طلب کرتے ہیں۔ انسانوں سے مدد کے طالب نہیں ہیں۔ خاوند کہتا ہے کہ میری تمام امیدیں خدا تعالے سے وابستہ ہیں بیوی کچھ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح بیوی کہتی ہے کہ میری تمام امیدیں خدا تعالے کی ذات سے وابستہ ہیں خاوند کچھ نہیں کر سکتا ونستغفرہ پھر مومن مرد اور مومن عورت کہتے ہیں کہ اے خدا ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے۔ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ صرف تیری ذات ہی ایسی ہے جو غلطی سے پاک ہے ونؤمن بہ مومن مرد اور مومن عورت پھر یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان تو صرف اللہ تعالے پر ہے ہماری ساری امیدیں اللہ تعالیٰ پوری کرے گا کیونکہ اس پر ہمارا ایمان اور یقین ہے کسی انسان پر نہیں کہ وہ ہر وقت ہمارے کام آسکے گا۔ جب مومن مرد اور مومن عورت اپنی کمزوری اور بے بسی کا اس طرح اقرار کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد وہ نتوکل علیہ کہتے ہیں یعنے ہم تو اللہ تعالے پر توکل رکھتے ہیں۔ غرض وہ ساری امیدوں کا پورا ہونا خدا تعالے کی ذات سے وابستہ کر لیتے ہیں اور اس طرح ان میں وہ بدمزگی اور ناچاقی پیدا نہیں ہوتی۔ جو اس اصل کو نظرانداز کرنے کی صورت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض یہ ایک عظیم الشان گُر ہے۔ جو شادی کے لئے بمنزلہ بنیاد ہے۔ جو لوگ اس گر پر عمل کریں۔ ان کے خانگی امور میں کبھی نااتفاقی نہیں آسکتی۔ پس مومن مرد اور مومن عورت کسی پر امیدیں نہیں رکھتے۔ وہ صرف خدا پر امیدیں رکھتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں کامیابی ہونی ہے۔

388

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمود کی رفعت

جماعت احمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کی ایک "رحمت کا نشان"

(۵)

مصلح موعود کی حیرت زا ترقی

مصلح موعود ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا۔ اور پھر جیسا کہ الٰہی نوشتوں میں مذکور تھا۔ اس نے جلد جلد بڑھنا شروع کیا۔ اور اٹھارہ انیس سال کی عمر میں ہی اس نے ایسے روحانی کمالات کا اظہار شروع کر دیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جو اب امیر غیر مبایعین ہیں۔ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اور انہوں نے اپنی قلبی کیفیات کا جن الفاظ میں اظہار کیا وُہ یہ تھے۔ کہ "اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دُنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وُہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلےٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دل میں ہوگا۔ مگر دین کی ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش ایک خارق عادت بات ہے"

پھر یہاں تک انہوں نے لکھ دیا۔ کہ "یں نور کی شعاعیں محمُود کے نورانی قلب سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ وُہ کچھ ایسا پاک اور نورانی ہے۔ کہ" جس کی نظیر ہی نہیں ملتی" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ۳۵۲)

یہ نور مصلح موعود کی عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۴ء میں جب یہ مقدس انسان اپنی عمر کی چھبیسویں منزل میں تھا۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک اپنے روحانی بلوغ کو پہونچ گیا۔ اور پھر جیسا کہ حجج الکرامہ میں ایک پیشگوئی اس مفہوم کی موجود تھی۔ کہ ایک مہدی اپنے ظہور کے وقت ۲۶ سال کا ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کی خلافتِ ثانیہ کی ذمہ واریوں کا بار گراں ۲۶ سال کی عمر میں آپ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ اور یکے بعد دیگرے ان علامتوں اور نشانات نے پورے جلال کے ساتھ پورا ہونا شروع کر دیا۔ جن کا مصلح موعود میں پایا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ:-

پہلی علامت مصلح موعود کی الہام الٰہی نے یہ بتائی تھی۔ کہ وُہ "رحمت کا نشان" ہوگا۔ یہ علامت جس صفائی اور کمال کے ساتھ آپ کے وجود کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اس سے کوئی اندھا ہی انکار کرے تو کرے۔ دیدہ بینا رکھنے والے کے لئے تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وُہ آپ کو جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا ایک زندہ نشان یقین کرے۔ کیونکہ جماعت نے آپ کے دورِ خلافت میں ایسی عظیم الشان ترقی کی ہے کہ آج ہر معاند حسرت و اندوہ سے انگاروں پر لوٹ رہا ہے۔

تبلیغی مراکز

خلافتِ ثانیہ سے قبل صرف انگلستان میں احمدیہ مشن قائم تھا۔ اور وُہ بھی ان لوگوں کی وجہ سے جو احمدی کہلا کر احمدیت کی تبلیغ کو سمِ قاتل قرار دیتے تھے خطرہ کی حالت میں تھا۔ لیکن خلافتِ ثانیہ میں نہ صرف احمدیہ مشن لنڈن اپنی بنیادوں پر نہایت مضبوطی سے قائم ہوگیا۔ اور تثلیث کے اس مرکز میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو ہی "مسجد فضل" تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بلکہ اس کے علاوہ اور کئی ممالک مثلاً ماریشس۔ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ مشرقی افریقہ۔ امریکہ۔ سماٹرا۔ جاوا۔ فلسطین۔ آسٹریلیا۔ ہنگری۔ روم۔ یوگوسلیویہ۔ سٹریٹ سیٹلمنٹس۔ چین اور جاپان وغیرہ میں بھی باقاعدہ احمدیہ مشن قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مصر۔ دمشق۔ سنگاپور۔ ہالینڈ اور ایران میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہونچ چکا ہے اور یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر روز ترقی پر ہے۔

انجمن ہائے احمدیہ

پھر احمدیہ انجمنوں کی تعداد ۱۹۱۳ء میں صرف ۱۵۶ تھی۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تعداد پانچ سو تک پہونچ چکی ہے۔ اور یہ انجمنیں نہ صرف ہندوستان کے ہر حصہ میں قائم ہیں۔ اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ بلکہ سیلون بغداد۔ نیروبی۔ ممباسہ۔ بٹورا۔ دارالسلام کمپالہ۔ زنجبار۔ لنڈن۔ پورٹ بلیر ہانگ کانگ۔ جنجہ۔ آبادان۔ پاڈانگ۔ سماٹرا۔ قاہرہ اور دمشق میں بھی ہیں اس کے علاوہ مغربی افریقہ اور امریکہ کے کئی شہروں میں احمدیہ انجمنیں قائم ہیں۔

اخباراتِ سلسلہ کی ترقی

اسی طرح خلافتِ ثانیہ کے عہد میں اخباراتِ سلسلہ میں بھی ترقی ہوئی۔ چنانچہ عورتوں کے لئے "مصباح" جاری کیا گیا۔ جو مرکز سلسلہ سے شائع ہوتا ہے۔ "البشریٰ" ماہوار رسالہ ہے۔ جو فلسطین سے شائع ہوتا ہے۔ "مسلم ٹائمز" ایک پندرہ روزہ اخبار ہے۔ جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح امریکہ کا "مسلم سن رائز" نمایاں خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

مالی قربانی

پھر خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جماعت کی مالی قربانی میں حیرت انگیز ترقی ہوئی چنانچہ ۱۹۱۳ء میں بیت المال کی خالص آمدنی اکسٹھ ۶۱ ہزار روپیہ کے قریب تھی۔ مگر آج کئی لاکھ روپیہ کا سالانہ بجٹ تیار ہوتا ہے۔ جو جماعت پورے اخلاص اور فدائیت کے ساتھ پورا کرتی ہے۔

شہدائے سلسلہ میں اضافہ

پھر خلافتِ ثانیہ کے مبارک عہد میں نہ صرف خدا تعالےٰ نے جماعت کو مالی قربانی میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ اُسے بدنی اور جانی قربانی میں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ چنانچہ خلافتِ ثانیہ میں سب سے پہلے مولوی نعمت اللہ خان صاحب افغان کو امان اللہ خان کی حکومت نے ایک لمبے عرصہ تک نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند رکھنے کے بعد ۳۱ اگست ۱۹۲۴ء کو سنگسار کر دیا۔ پھر ۱۰ فروری ۱۹۲۵ء کو دو اور احمدیوں کو جن کے نام مولانا عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب تھے۔ حکومتِ کابل نے شہید کیا۔ اس کے بعد مولوی عبید اللہ صاحب ابن مولانا حافظ غلام رسُول صاحب وزیر آبادی کو شہادت کا مقام حاصل ہوا۔ کیونکہ آپ وُہ پہلے مبلغ تھے۔ جنہوں نے ہندوستان سے باہر ایک غیر ملک (ماریشس) میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ اسی طرح حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب کو ایران کی سرزمین میں شہادت حاصل ہوئی۔

وصایا میں زیادتی

پھر وصیت کی تحریک جس کے لئے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ خدا چاہتا ہے۔ وُہ کامل الایمان لوگ جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم کر لیا۔ انہیں ایک مقام میں جمع کرے۔ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد خلافتِ اولیٰ کے آخر تک صرف ۳۲ ے تھی۔ مگر آج چار اور پانچ ہزار کے درمیان تعداد جا پہونچی ہے۔

تعلیمی ترقیات

پھر ۱۹۱۳ء میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے صرف مدرسہ احمدیہ۔ ہائی سکول اور پرائمری گرلز سکول تھا۔ مگر خلافت ثانیہ میں جس قدر علمی ترقی ہوئی۔ اس کا پتہ اس امر سے لگ سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مخصوص صیغہ "نظارت تعلیم و تربیت" کے نام سے صرف اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ جماعت کی تعلیمی ترقی کو وسیع کیا جائے۔ اس صیغہ کا انصرام ایک ناظر کے سُپرد ہے۔ جس کے ساتھ تعاون کے لئے جہاں جہاں انجمن ہائے احمدیہ پائی جاتی ہیں۔ ایک ایک سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہے۔ اور وُہ سکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے اپنے مقام پر جماعت کی تعلیمی نگرانی کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً قرآن کریم کے درس جاری ہیں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب باقاعدہ پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔ پھر اس انتظام میں چستی پیدا کرنے کے لئے انسپکٹر کا تقرر ہے۔ اور سالانہ امتحان بھی ہوتے ہیں۔ انہی مساعی کا یہ نتیجہ ہے کہ سلسلہ کے مرکز قادیان میں جماعت احمدیہ کے خواندہ لوگوں کی اوسط قریباً سو فی صدی ہے۔ اور جماعت میں بھی اسی فیصدی افراد تعلیم یافتہ ہیں۔ اس کے علاوہ جو درسگاہیں جاری ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول (۲) مدرسہ احمدیہ (۳) جامعہ احمدیہ (۴) تبلیغی کالج (۵) نصرت گرلز ہائی سکول جس کے ساتھ الیف۔ اے کلاس بھی کھل چکی ہے۔ (۶) متفرق کلاس قادیان (۷) حافظ کلاس۔ پھر چونکہ باقاعدہ درسگاہوں کے علاوہ علمی ایسوسی ایشنز بھی علمی مذاق پیدا کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔ اس لئے "لجنہ اماء اللہ" قائم کی گئی ہے۔ جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ عورتوں کے علمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی طرح درزی خانہ اور دار الصناعت صنعتی تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ صادق اور نور لائبریری علم کے شائقین کی سیرابی کے لئے قائم ہے جو مصر۔ استنبول اور حیدرآباد دکن جیسی بےنظیر لائبریریوں کے ہم پایہ ہے۔ غرض جماعت تعلیمی لحاظ سے بہت ترقی کر رہی ہے۔ اور اسی ترقی کو دیکھ کر محکمہ تعلیم نے قادیان کو میٹریکولیشن کے امتحان کے علاوہ السنہ شرقیہ کے امتحانات کا بھی سنٹر مقرر کر دیا ہے ؛

مرکزی دفاتر کا ایک اجمالی نقشہ

پھر جماعت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے مرکزی کاموں کو مختلف شعبہ جات پر تقسیم کیا جا چکا ہے جو اپنے اپنے دائرہ میں نہایت نمایاں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ ان شعبہ جات کا سرسری خاکہ حسب ذیل ہے :۔

(۱) دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔ اس دفتر کے ذریعہ حضرت امیر المومنین کے احکام نافذ ہوتے اور جماعت کے افراد کے خطوط دعائیہ اور مسائل مستفسرہ کا جواب دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کا مال بھی اسی کے ذریعہ تقسیم ہوتا ہے۔ مجلس شاورت کا اہم کام اسی کے سپرد ہے۔ بیعت کنندگان کے اسماء بھی اسی دفتر میں محفوظ ہوتے ہیں۔ (۲) دفتر ناظر اعلےٰ۔ اس کے ذمہ تمام نظارتوں کی نگرانی کرنا ہے۔ (۳) دفتر قضاء۔ (۴) دفتر افتاء (۵) دفتر محاسب۔ جو تمام رقوم کی آمد و خرچ کا حساب باقاعدہ رکھتا ہے (۶) دفتر جائداد۔ جس کے ذریعہ سلسلہ کی تمام جائداد کا اندراج اور اس کی حفاظت ہوتی ہے۔ (۷) دفتر آڈیٹر۔ جو حساب چیک کرتا ہے۔ (۸) دفتر مقبرہ بہشتی جس میں جماعت کے مخلصین کی وصایا محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ (۹) دفتر تعمیر (۱۰) دفتر نظارت بیت المال۔ جو ہر قسم کی آمدنی کا ذمہ وار ہے۔ اس کے ماتحت کئی کلرک اور بیرونجات میں کئی محصل کام کرتے ہیں (۱۱) دفتر نظارت تالیف و تصنیف۔ جس میں قرآن مجید کے انگریزی و اردو ترجمے اور تفسیر اور دیگر ضروری دینی کتب کی تصنیف کا کام ہوتا ہے۔ (۱۲) دفتر نظارت ضیافت۔ جس کے ذریعہ یتامیٰ مساکین غربا اور مستقل اور غیر مستقل مہمانوں کے کھانے اور جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب کے اخراجات کا انتظام ہوتا ہے۔ سال میں قریباً سوا لاکھ اشخاص کھانا کھاتے ہیں۔ دار الشیوخ میں معذورین کا الگ انتظام ہے (۱۳) دفتر نظارت دعوت و تبلیغ۔ اس کے ماتحت کئی مبلغین اندرون و بیرون ہند کام کر رہے ہیں۔ (۱۴) دفتر نظارت تعلیم و تربیت (۱۵) دفتر نظارت امور عامہ۔ جس کے ذریعہ جماعت کا اندرونی سیاسی و معاشرتی و تمدنی انتظام ہوتا ہے۔ رفع تنازعات کا کام بھی اسی کے سپرد ہے۔ (۱۶) دفتر نظارت امور خارجہ (۱۷) نور ہسپتال (۱۸) دفتر اخبار الفضل (۱۹) دفتر ریویو اردو و مصباح (۲۰) دفتر ریویو انگریزی (۲۱) دفتر قاعدہ یسرنا القرآن (۲۲) دفتر تحریک جدید (۲۳) دفتر امانت فنڈ (۲۴) دفتر انصار خلافت

قادیان کی وسعت

پھر عہد خلافت ثانیہ میں قادیان کی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ اس کی آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی ہے سمال ٹاؤن کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ منارۃ المسیح اسی عہد میں مکمل ہوا۔ مسجد اقصےٰ کی وسعت ہوئی۔ ٹیلیفونوں کا سلسلہ دفاتر میں قائم ہوا۔ پھر اسی مبارک عہد میں قادیان میں ریل اور تار آئی۔ اسی عہد میں ڈاکخانہ کو ترقی ہوئی۔ پھر کئی محلے قائم ہوئے۔ مثلاً دار الانوار اور دار السعۃ وغیرہ۔ اسی طرح کئی کارخانے قائم ہوئے مثلاً ہوزری ورکس اور گلاس فیکٹری وغیرہ غرض

داماں نگہ تنگ و گلِ حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

تحریک جدید کی برکات

اس کے علاوہ اب تحریک جدید کے ذریعہ ان پہلے تمام کاموں میں اور زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور جماعت سے کئی مطالبات کئے گئے ہیں۔ جن کے ماتحت جماعت کا اکثر حصہ ایک کھانا کھانے پر کفایت کرتا ہے۔ لباس میں سادگی اختیار کرتا ہے۔ عورتیں گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدتیں لوگ سینما۔ سرکس۔ تھیٹر اور دوسرے تماشے نہیں دیکھتے۔ بیشتر اپنے آپکو خدمت دین کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ عام طور پر سب لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجتے ہیں جہاں انہیں بورڈنگ تحریک جدید میں (۱) باقاعدہ تہجد پڑھایا جاتا ہے۔ اور باجماعت نمازوں کی نگرانی کی جاتی ہے (۲) کھیتی باڑی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ (۳) تیر اندازی۔ گتکا۔ سواری اور غلیل چلانا سکھایا جاتا ہے۔ (۴) کسی طالب علم سے کوئی قصور سرزد ہو۔ تو طلباء کی ایک جیوری فیصلہ کے لئے بیٹھتی ہے جس میں سپرنٹنڈنٹ بحیثیت نگران شامل ہوتا ہے۔ اور اس طرح انہیں جرم کی اہمیت بتائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ انہیں مفید نصائح کی جاتی ہیں پھر جماعت کا ہر چھوٹا بڑا شخص دعا کی طرف مائل ہے۔ اور وہ اپنے تمام کاموں کا انحصار خدا تعالےٰ پر ہی رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ جماعت کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہو چکا ہے۔ اور وہ جماعت جو کسی وقت صرف چار پانچ لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ آج دس لاکھ سے بھی زیادہ نفوس اپنے اندر شامل رکھتی ہے۔ اور دنیا کے تمام براعظموں میں پھیل چکی ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ پر آنے والے زائرین کی تعداد اللہ تعالےٰ کے فضل سے یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے۔ غرض جماعت ترقی پر ترقی کر رہی ہے۔ رفعت پر رفعت حاصل کر رہی ہے۔ عروج پر عروج پا رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مصلح موعود کو "رحمت کا نشان" قرار دیا تھا۔ اور یہ ناممکن تھا۔ کہ آج جبکہ وہ مصلح موعود اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اصلاح خلق کا کام کر رہا ہے خدا تعالےٰ کی رحمت کا نشان ظاہر نہ ہوتا۔ پس رحمت کا نشان ظاہر ہوا اور جماعت نے ترقی کی طرف اپنا قدم سرعت سے بڑھایا اور انشاء اللہ بڑھاتی چلی جائے گی۔ کیونکہ ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا تعالےٰ نے یہ فرما چکا ہے کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کہ اے میرے پیارے بندے وہ لوگ جو تیرے متبع ہونگے وہ تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے خدا تعالےٰ کا یہ فرمان بے شک اس سے پہلے بھی پورا ہو چکا ہے۔ اور جماعت مبایعین نے غیر مبایعین پر دلائل و براہین اور افراد کی تعداد کے لحاظ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں تبلیغ احمدیت

ہستی باریتعالیٰ پر دلچسپ گفتگو

بوڈاپسٹ میں موسمِ گرما

موسم گرما میں بوڈاپسٹ کا شہر اس لحاظ سے بالکل بے رونق ہو جاتا ہے۔ کہ صاحب حیثیت لوگ شہر سے باہر دیہاتوں یا پہاڑوں یا سمندر اور جھیلوں کے کنارے گرمی کے ایام بسر کرنے چلے جاتے ہیں۔ وہ سوسائٹیاں جو موسم سرما میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے نہایت بارونق ہوتی ہیں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی پھیکی پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ دو چار افراد تک محدود ہو جاتی ہیں۔ نہ پہلی طرح لیکچر ہو سکتے ہیں۔ نہ تعلقات کی وسعت رہتی ہے۔ بلکہ عام طور پر وہ لوگ بھی جو بوڈاپسٹ سے باہر نہ جائیں۔ باغات اور پارکوں میں سیر کرنے اور کھلی ہوا کا لطف حاصل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

مبلّغ کے لئے مشکلات

ایک مبلغ کے لئے ان دنوں اس لحاظ سے ضرور دقّت کا سامنا ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ کیلئے دائرہ وسیع نہیں ہوتا اور لیکچروں وغیرہ کا سلسلہ آب و تاب کے ساتھ جاری نہیں رہ سکتا۔ لیکن جس شخص کے سامنے یہ مقصد ہو۔ کہ لوگوں کو احمدیت کی نعمت سے متمتع کرے۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی باتوں پر غور کرنے والے اصحاب مل ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ انفرادی ملاقاتیں دن میں کئی کئی احباب سے کر کے ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فرض ادا کرنے کا موقعہ میسر آتا رہا۔

ہستی باریتعالیٰ پر گفتگو

مس شانکووچ فلیپاس" ایک تعلیم یافتہ اور معزز گھرانے کی عورت ہیں۔ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ قابل اور ذہین عورت ہیں۔ ان سے وقت مقرر کر کے ایک ہوٹل میں گفتگو کی۔ وہ ہستی باریتعالےٰ سے منکر ہیں۔ جب میں نے متعجب ہو کر یہ دریافت کیا۔ کہ آپ نے اس قدر سائنس کی تحقیق کی۔ اور پھر خدا تعالےٰ کو نہیں مانتیں۔ تو کہنے لگیں اس لئے کہ میں خدا کو معلوم نہیں کر سکی۔" جب تک میں اس کو Find نہ کر لوں تب تک نہیں مان سکتی۔

اس پر میں نے بتلایا کہ آپ کی یہ دلیل درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ کئی ایسی اشیاء کو تسلیم کرتی ہیں۔ جو کہ دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ مگر آپ نے ان کو نہیں دیکھا۔ مثلاً آپ اگر ایک ذرہ کو تقسیم کرنا شروع کریں۔ تو بالآخر آپ مانتی ہیں کہ ایسا مقام آجاتا ہے جہاں تقسیم ممکن نہیں۔ اور آپ اس کا نام "ION" رکھتی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ تمام انحصار اس آخری "ION" پر ہوتا ہے۔ نہ آپ نے اس کو دیکھا نہ پایا۔ لیکن وجود ضرور تسلیم کرتی ہیں۔ یہی حال بجلی کی رو کا ہے۔ سائینس کی انتہائی ترقی کے باوجود اس کو دیکھا نہیں جا سکا۔ اس سے کم از کم اتنا معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ بعض اشیاء بغیر دیکھنے اور پانے کے تسلیم کرتی ہیں۔ اسی طرح ایتھر کا حال ہے۔

پس خدا جو ایک وراء الوراء ہستی ہے۔ اس کے متعلق آپ کا یہ مطالبہ کہ جب تک اسکو معلوم نہ کر لیں یا دیکھ نہ لیں تب تک نہیں مان سکتے۔ غلط ٹھہرتا ہے۔ اس پر اس نے تسلیم کیا کہ ہاں یہ بات درست ہے۔

آسمان و زمین کی تخلیق ہستی باریتعالےٰ کا ثبوت ہے

اس کے بعد اس نے پوچھا۔ آپ کس دلیل کی بنا پر کہتے ہیں۔ کہ خدا موجود ہے۔ میں نے بتلایا۔ کہ آسمان اور زمین کا پیدا ہونا اس کے پیدا کرنے والے کا ثبوت ہے اور ہم اس کو خدا کہتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ سائینس کے اصول کے مطابق ذرّات کے مختلف طور سے ملنے سے مختلف وجود پیدا ہو جاتے ہیں اگر کئی ملین سال کے عرصہ میں اس طرز پر تخلیق عالم کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس میں کیا قباحت لازم آتی ہے۔

اس پر میں نے سائینس دانوں کی ان تھیوریوں کو جو تخلیق عالم کے متعلق وہ پیش کرتے ہیں۔ بیان کیا اور دریافت کیا کہ کیا آپ کا یہی نظریہ ہے۔ کہ ابتداً فضا میں کثرت کے ساتھ مثبت اور منفی آئنز (IONS) تیرتے تھے۔ پھر مثبت منفی کے ساتھ ٹکرایا اور مل کر تیسرے کے ساتھ ملا۔ اور اس طرح کئی ملین سال کے عرصہ میں بہت سارے آئنز سے سٹار اور کلسٹر آف سٹارز Cluster of stars بن گئے۔ اور پھر اسی طرز پر سورج اور چاند اور زمین وغیرہ معرض ظہور میں آئے پھر انہی ذرّات کے مختلف تناسب سے ملنے پر درخت اور انسان اور جانور بننے شروع ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ اس نے بتایا کہ ہاں یہی میرا خیال ہے۔

میں نے بتلایا کہ میں چند منٹ کیلئے تسلیم کر لیتا ہوں۔ کہ تخلیق عالم اسی طرح معرض ظہور میں آئی۔ جیسا کہ آپ خیال کرتی ہیں۔ لیکن اس پر سوال یہ ہوتا ہے کہ ابتداً فضا میں جو ذرات آئنز ثبت اور منفی موجود تھے وہ کہاں سے اور کیسے آ گئے؟ کہنے لگیں۔ وہ خود بخود تھے۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ یہ تسلیم کرتی ہیں کہ ہر نتیجہ کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ آئنز کا موجود ہونا ایک نتیجہ ہے۔ بتلایئے اس کا کونسا سبب تھا۔ یا یہ بتلایئے کہ ایک مثبت اور منفی آئنز جب ایک دوسرے سے ملے تو وہ کس سبب سے ملے؟ کہنے لگیں خود بخود ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا اگر سب کے سب ذرات ثبت ہوتے یا سب کے سب منفی ہوتے تب تو آپ کا یہ جواب درست ہو سکتا تھا لیکن ایک کا ثبت ہونا اور اس کے مقابل اس کی ضرورت کے مطابق دوسرے کا منفی ہونا اسباب کا ثبوت ہے کہ کسی ہستی نے یا کسی طاقت نے جس کو آپ Energy یا Power کہہ لیں۔ پیدا کیا ہے۔ کہنے لگیں۔ ہاں انتہائی مقام پر پہنچ کر ایک ہستی یا Power یا طاقت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس عالم کی تمام اشیا اسی قانون پر قائم اور مخلوق ہیں۔ کہ ہر سبب کا کوئی مسبّب ہے اس پر میں نے کہا کہ بس وہ Energy یا طاقت یا جو کچھ بھی آپ اس کو کہیں۔ اگر ہمارے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے اس کا نام خدا رکھ دیں۔ تو ہمارا اور آپ کا اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگی۔ ہاں اس صورت میں تو کوئی فرق نہیں رہتا۔

اس کے بعد صفات الہٰی کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے دوسری ملاقات کا وعدہ ہوا۔ کیونکہ یہی گفتگو قریباً ۳ گھنٹے تک ہوتی رہی تھی۔

ایک ہندوستانی سے ملاقات

Dr Mameck. K. Ankesaria. ایک ہندوستانی پارسی نوجوان ہیں۔ آپ امریکہ میں گذشتہ دس سال سے تعلیم حاصل کر رہے تھے ہندوستان میں چند ماہ قیام کے بعد یورپ اس نیت سے آئے کہ بعض کارخانجات میں کام کرنے کے طریقوں کا معائنہ کر کے ہندوستان جا کر کانپور میں اسی طرز پر کام شروع کریں۔

ملاقات کے موقعہ پر ابتدائی گفتگو کے بعد مذہب کی طرف آتے ہوئے ان سے ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیالات کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے۔ بچپن میں اور جوان ہونے سے قبل میں اپنے مذہب کا بہت پابند تھا۔ اور روزانہ تین گھنٹے عبادت کرتا تھا۔ بعد میں ایسا ہوا کہ میں نے دو گھنٹے خدا کی عبادت شروع کی تو میں نے دیکھا کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا۔ بلکہ جس طرح پہلے روٹی ملتی تھی ویسی ہی پھر بھی ملتی رہی۔ پھر ایک گھنٹہ عبادت کرنے سے بھی کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے عبادت ترک کر دی اور پھر بھی ویسا ہی خوشحال رہا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عبادت محض وقت ضائع کرنا ہے۔ اس لئے میں تو کسی بات کو جو مذہبی ہو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

اس پر میں نے ان کے خیال کی غلطی واضح کرتے ہوئے بتلایا کہ یہ سب خیالات اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ آپ اسلامی خدا کے قائل نہیں۔ اگر آپ خدا کو اس کی ان صفات کے ساتھ مانتے جو اسلام نے پیش کی ہیں۔ تو کبھی اس قسم کا اعتراض پیدا نہ ہوتا۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالےٰ کی صفات رحمٰن اور رحیم اور مالک یوم الدین کی تشریح کی اور بتایا کہ ہر چیز کی جزا اور سزا اس کے دائرہ کے اندر مرتب ہوتی ہے اور ہمارا خدا رحمٰن ہے جس کی وجہ سے اس نے نہ صرف اپنے ماننے والوں کو بلکہ منکروں کو بھی ہوا۔ پانی سورج اور غذا سے متمتع کیا ہے اس لئے یہ اعتراض محض صفات الٰہی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ دنیا میں اس قدر مذاہب ہیں کہ شمار ہی نہیں اور وہ سب اختلاف کا ہی باعث بنتے ہیں۔ اس کا فائدہ مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ میں نے ان کو بتلایا کہ دنیا میں حقیقی طور پر مذہب کہلانے کا مصداق سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ مقصد جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ احمدیت کے سوا کسی جگہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ محبت الٰہی اور خدا سے پختہ تعلق جس کے نتیجہ میں اس کی محبت کا اظہار ہو صرف احمدیت میں ہی مل سکتا ہے۔ احمدیت کے اس نظریہ نے ان پر بہت گہرا اثر کیا۔ اور انھوں نے مجھ سے چند پرچہ جات اخبار سن رائز لئے اور وعدہ کیا کہ لنڈن جاتے ہوئے وہ مسجد احمدیہ میں ضرور جائیں گے اور اسی طرح امریکہ جاتے ہوئے شکاگو مشن میں بھی جاویں گے۔ یہ نوجوان سعید الفطرت ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے۔

ایک ۷۴ سالہ بوڑھے سے تبلیغی گفتگو

مسٹر Luffa János ایک بوڑھے عیسائی ہیں۔ غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن مذہب کے پابند اور جوشیلے شخص ہیں۔ دارالتبلیغ میں پہلی مرتبہ بائیبل ہاتھ میں لئے آئے۔ گفتگو کے دوران میں میں نے محسوس کیا کہ حوالہ جات ان کو خوب یاد تھے۔ ان کو پہلی گفتگو میں ہی عیسوی عقائد کے غلط ہونے کے متعلق سمجھایا گیا۔ الوہیت مسیح۔ حضرت مسیح کا صلیب پر فوت نہ ہونا۔ کفارہ۔ اور آسمان پر نہ جانا وغیرہ مسائل سمجھائے۔ چونکہ یہ باتیں نئی تھیں اور وہ خود اپنے عقائد پر قائم رہ کر بڑھاپے کی عمر تک پہنچ چکے تھے اس لئے یہی کہتے رہے کہ "ہم کو یوں ہی بتلایا گیا ہے"۔ "ہم تو اسی طرح مانتے ہیں۔" لیکن دوسری دفعہ جب وہ دارالتبلیغ میں آئے تو وہ بہت بدل چکے تھے۔ اب وہ ان باتوں کو جو میں بتلاتا ہوں درست سمجھتے ہیں اور سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔ ہنگری جیسے ملک میں اس قسم کے لوگ ملنے جنہوں نے ۷۴ سال کی عمر تک نہ شراب پی ہو نہ سگرٹ سخت دشوار امر ہے لیکن انہی میں سے ایک یہ شخص بھی ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خلوص دل سے ایمان لانے والے دوست ہمیں عطا فرمائے۔ ہنگری کی زمین تبلیغ احمدیت کے لئے زرخیز ہے۔ لیکن ضرورت رات کے وقت کی متضرعانہ دعاؤں کی ہے۔

خاکسار:- محمد ابراہیم ناصر بی اے
انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

جماعت احمدیہ اور تجارت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پچھلی مجلس مشاورت کے موقع پر تجارت پیشہ لوگوں میں تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا تھا اور ان لوگوں میں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی تاکید فرمائی تھی۔

ملک کی ریڑھ کی ہڈی تاجر پیشہ لوگ ہیں

تاجر اور صنعتی لوگ ملک کی ریڑھ کی ہڈی تصور کئے جاتے ہیں۔ اور آج کل مشینری کے زمانہ میں آمد و رفت میں سہولت کی وجہ سے جب کہ ساری دنیا ایک ملک کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طبقہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اسی پر ملک کی خوش حالی اور فارغ البالی کا انحصار ہے۔ انگریزی کی موجودہ حکومت کے پیشرو محض تجار تھے جو ہندوستان تجارت کی غرض سے آئے اور اس تجارت کے جال میں اس سونے کی چڑیا کو پھنسا لیا۔

یورپ میں تو تجار کا رسوخ اکثر حکومت اور گورنمنٹ تک بھی رہا۔ چنانچہ خاندان روسچائلڈ محض اپنے مالی اقتدار کی وجہ سے بیک وقت کئی حکومتوں کو اپنے اشاروں پر نچاتا رہا۔ ایک بھائی فرانس کو روپیہ مہیا کر کے حکومت میں حصہ دار بنا رہا تو دوسرا اٹلی میں اپنے پاؤں جمائے اس ملک کی سیاسی پالیسی کا ذمہ دار تھا۔ تیسرا انگلینڈ میں بارسوخ تھا۔ چوتھا بھائی قیصر جرمن کا مشیر اور صلاح کار۔ یہ سب تجارت کی ہی برکتیں تھیں۔

دولت وثروت کے کرشمے

جنگ یورپ سے پہلے جرمنی کا دنیا کی تجارتی منڈی پر تسلط تھا۔ دوسرے ممالک کی دولت وہاں جمع ہوگئی۔ اور یہی اس کے اقتدار۔ طاقت اور دولت کے رعب کی بڑی وجہ تھی۔ جاپان۔ جو صدیوں سے گوشہ نشینوں کی زندگی بسر کر رہا تھا اس صدی کے شروع سے ہی تجارت کی طرف متوجہ ہوا۔ لوگوں میں کام کا جذبہ تھا۔ شوق تھا محنت کا مادہ تھا اس لئے کامیاب ہوا۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوا دماغی ترقی بھی خوب ہوئی اور اس کی بری و بحری طاقت دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہونے لگی۔ کبھی روس سے چھیڑ چھاڑ۔ کبھی چین سے چپقلش اور کبھی مجلس اقوام سے آنکھ مچولی شروع کر دیں۔ یہ سب تجارت کا ہی کرشمہ ہے ورنہ جاپان میں سوائے چاول اور ریشم کے دھرا ہی کیا ہے

ایک کامیاب تاجر میں صلاحیت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ انکسار۔ صاف معاملگی تنظیم اور محنت کی عادت قدرت نے اس میں ودیعت کی ہوتی ہیں۔ صرف تحریک تبلیغ اور بار بار کوشش کی ضرورت ہے جو ان کی توجہ کو اس دنیاوی سوداگری کے ساتھ اپنے مولا سے رشتہ کی طرف منعطف کرائے جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ تا وہ مالی نفع کے ساتھ روحانی مسرت اور جاودانی راحت کے مالک ہوں۔

389
Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت پیشہ لوگوں میں تبلیغ کے علاوہ خود احباب کو بھی اس طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ کیونکہ ان لوگوں میں شامل ہو کر تبلیغ کرنا ایک موثر ترین طریقہ ہے۔

تجارت کی ملازمت پر فضیلت

اکثر نوجوان بجائے اس طرف توجہ کرنے کے بیس تیس روپے کی نوکریوں کے پیچھے در بدر پھرتے ہیں۔ سینکڑوں دماغ جو ویسے ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکتے تھے دفتروں میں افسروں کی کاسہ لیسی اور حکام کی زجر و توبیخ اور جی حضوری میں اپنے دن گذار رہے ہیں انگریزی میں ایک محاورہ ہے۔
It is better to rule in hell than to serve in heaven. یعنی ایک بری جگہ پہ آزادانہ زندگی بہترین جگہ کی غلامی سے بدرجہا اچھی ہے۔

ایک تاجر سوسائٹی میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اگر محنت اور استقلال سے کام جاری رکھا جائے۔ تو مالی لحاظ سے بھی ہر طرح منفعت بخش رہتا ہے۔

خود ہمارے آقا سرور دو عالم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پیشہ کو اختیار کر کے ہمارے لئے ایک نمونہ پیش کیا۔ اور فرمایا کہ رزق کا ۹/۱۰ حصہ تجارت میں ہے۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ جب کسی قوم سے دیانت محنت اور استقلال کی صفات کا لعدم ہو جاتی ہیں تو دین کے ساتھ وہ قوم دنیا میں بھی قعر مذلت میں گر جاتی ہے۔ مسلمانوں میں جب استقلال تھا۔ جب محنت کا مادہ تھا۔ جب راستبازی اور دیانت کیلئے مشہور تھے تو دنیا کے حکمراں رہے۔ جہان بھر کی دولت عرب جیسے بنجر اور ریگستان میں جمع کر لی مگر جب کبر و نخوت سستی و کاہلی بد دیانتی اور بد معاملگی نے ان اخلاق کی جگہ لی۔ دولت اور بخت نے بھی ان سے منہ موڑ لیا۔

میرا تو یہاں تک یقین ہے۔ کہ

جس طرح اسلام ایک فطرتی مذہب ہے اور دیگر ادیان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح تجارت بھی ایک مومن کے لئے فطرتی پیشہ ہے جو اس کے دین و دنیا دونوں کو سنوارتا ہے۔

کامیاب تاجر کے لئے ضروری اوصاف

ایک کامیاب تاجر کے لئے مندرجہ ذیل چند خصوصیات نہایت ضروری ہیں جن پر عمل درآمد کر کے وہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اگر ان خصوصیات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو معلوم ہو گا کہ ایک مومن کے لئے بھی ان اوصاف کی موجودگی ضروری ہے۔

تجارت کا مدار ایمانداری اور اعتماد پر ہے۔ نہ کہ دھوکہ اور فریب پر جیسا کہ بعض کا خیال ہے۔ گویا تجارت انسان کو نہ صرف دنیا میں کامیاب کرتی ہے۔ بلکہ اخلاقی طور پر بھی اسے فرشتہ سیرت بنا دیتی ہے بشرطیکہ تجارتی اصول پر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور یہی صفات ایک تاجر کے لئے ہزار سرمایوں سے بڑھکر ہیں۔

محنت

دراصل محنت اخلاقیات کا بلند مقام ہے۔ خاموشی اور تندہی سے کی ہوئی محنت کبھی ضائع نہیں جاتی۔ کیونکہ خدا کسی کی نیکی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بیکاری کی وجہ علاوہ اور باتوں کے محنت کی عادت نہ ہونا بھی ہے۔ جو شخص محنت سے جی چراتا ہے وہ گویا اپنے لئے آئندہ ترقی کے راستے خود مسدود کرتا ہے۔ کام میں انہماک سے جی لگا رہتا ہے۔ اور صحت بھی درست رہتی ہے۔ اور محنت سے سرانجام دئے ہوئے کام کی تکمیل پر ایک عجیب فرحت محسوس ہوتی ہے۔ جس کا صرف محنتی لوگوں کو ہی تجربہ ہے۔

نپولین کہتا ہے کہ لفظ "ناممکن" بیوقوفوں کی لغت میں ملتا ہے۔ کیونکہ محنت کے آگے کوئی کام مشکل نہیں۔

اگر مشاہیر عالم کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں۔ تو ان کی ترقی کا راز محض لفظ محنت میں مضمر نظر آئے گا۔ سائنس دانوں نے قدرت کی دولت سے دنیا کو مستفید کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ انبیاء کرام نے قوموں کو ظلمت و ضلالت سے نکالنے کے لئے اپنا آرام و آسائش قربان کر دیا۔

ایک تاجر بلکہ ہر ترقی خواہ انسان کے لئے اس صفت کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔ موجودہ زمانہ کا قارون مسٹر ہنری فورڈ بھی ایک مزدور تھا۔ جو محض محنت کی بدولت آسمان شہرت پر درخشندہ ستارہ ہو کر چمکا۔

ایک محنتی کے لئے مستعد۔ چوکنا باخبر اور ہوشیار رہنا بھی ضروری ہے
"If Anything is worth doing it is worth doing well."
یعنی اگر ایک کام کو کرنا ہی ہے تو کیوں نہ اسے احسن ترین طریقہ سے سرانجام دیا جائے۔ یہی نصب العین کام کرتے وقت پیش نظر ہونا چاہئیے۔

تحریک جدید کا مقصد علاوہ دوسری باتوں کے بیکاروں کو کام پر لگانا اور ان میں محنت کی عادت ڈالنا بھی ہے۔ کیونکہ یہی نیکیوں کی جڑ ہے۔

دیانت و راستگوئی

بام ترقی کا سہل اور مضبوط ترین زینہ دیانت و راستگوئی ہے۔ یہ صفت محنت اور تدبر سے ملکر واقعی انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیتی ہے۔ جو کام دھوکہ اور فریب پر مبنی ہو وہ کبھی نہیں پھل سکتا۔

"تم دنیا کو ایک دفعہ دھوکہ دے سکتے ہو۔ ایک شخص کو ہمیشہ کیلئے اندھیرے میں رکھ سکتے ہو۔ مگر ساری دنیا کی آنکھوں میں ہمیشہ خاک نہیں جھونک سکتے"۔

کارلائل اسلامی فتوحات کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"بعض نادان خیال کرتے ہیں (نعوذ باللہ) ایک ریاکار اور ظالم نے ایک عالمگیر مذہب کی بنیاد رکھی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ایک دھوکہ باز مکاری سے تو معمولی اینٹوں کا مکان نہیں کھڑا کر سکتا۔ چہ جائیکہ اتنے عظیم الشان مذہب اور سلطنت کی بنیاد رکھے"

یہی جواب ہماری طرف سے ان معترضین اور معاندین کو ہے جو آئے دن سلسلہ کے خلاف گند اچھالتے اور اپنی گندی فطرت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں

تاجر کا اعتماد بغیر ایمانداری اور راستبازی کے ناممکن ہے۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور کہ بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے۔ جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔

کفایت

خوراک لباس روپیہ پیسہ۔ سیر و تفریح وقت طاقت غرض ہر چیز میں اعتدال تاجر کا شیوہ ہونا چاہئیے۔ اپنی طاقت کا صحیح اندازہ اور موقع شناسی بھی لیاقت کے صحیح استعمال کا نام ہے۔

جدت طرازی اور نئی چیزوں کی جستجو بھی اعتدال کے جزو لاینفک ہیں۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

تمام ہندوستان کے اخبارات میں
ہماری معرفت اشتہار دیجئے۔ تفصیل کیلئے
ایم اے فاروقی اینڈ کو نئی سڑک دہلی کو تحریر کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ غذا۔ سادہ زندگی۔ سادہ عادات ایک تاجر کے لئے ضروری اور ایک مومن کا وطیرہ ہونا چاہیئے۔ سادگی کا صحت کے علاوہ روحانیت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ برعکس اس کے تکلف و بناوٹ غرور پیدا کرتے ہیں۔

تنظیم

تنظیم سے پیچیدہ کسے پیچیدہ کام آسان ہو جاتے ہیں۔ تجارتی دنیا میں اس کے بغیر گزارہ ناممکن ہے۔ تنظیم ہی زندگی کا دوسرا نام ہے۔ ہر چیز کو سلیقہ سے رکھنا۔ ہر بات کو نظام اور طریق کے ماتحت کرنا۔ ہر کام کو بجا شب کر ضرورت کے مطابق مستعدی سے مناسب وقت مناسب جگہ اور ٹھیک طریقہ سے بجا لانا ایک "منظم دماغ" کا خاصہ ہے۔ ایک مستعد ہاتھ۔ ایک مستعد دل اور ایک مستعد دماغ ہر کام کو کمال ہوشیاری اور دانشمندی سے سرانجام دیتا ہے۔ تنظیم و طریقہ سے کام جلدی۔ خوش اسلوبی اور درستی سے ہوتا ہے۔

ہمدردی

ہمدردی کا نتیجہ محبت اور بغیر ہمدردی کا نخوت و کبر ہے۔ یہ ایک رشتہ ہے جو دنیاوی راہ و رسوم سے بالاتر ہے تجارت میں ہمدردی اور مہربانی سے پیش آنا ایک بے نظیر چیز ہے جو تجارتی ساکھ کو مضبوط کرتا اور گاہکوں اور متعلقین کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے خوش خلقی۔ آہستہ کلامی۔ متانت سے پیش آنا بہترین جوہر ہیں۔ خوش خلقی اور

دانائی میں تو چولی دامن کا رشتہ ہے دلائل و براہین سے انسان لاجواب ہو سکتا ہے مگر ہمدردانہ کلام دل تک اثر کرتا ہے۔

اخلاص

یہ کہنا مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا کہ دنیا کا دارومدار محض اخلاص پر قائم ہے۔ اگر ایک کو دوسرے پر اعتماد نہ ہو تو دنیا کا کاروبار ایک منٹ کے لئے بھی چلنا مشکل ہو جائے

تجارت کا تانا بانا تو محض اعتبار کے نازک تارِ عنکبوت پر منحصر ہے۔ اور اسی اعتبار کو تجارتی اصطلاح میں Goodwill کہتے ہیں جن کو قائم رکھنے کے لئے ہر تاجر کوشاں رہتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی کئی دفعہ فرمایا کہ اگر چند ایسے مخلصین ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں جو جان پر کھیل کر بھی احمدیت کی اشاعت پر کمربستہ ہوں تو دنیا میں احمدیت کی فتح کوئی دور نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چند مخلص صحابہ ہی تھے جو ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں اور نہایت غربت کی حالت میں قیصر و کسریٰ کو فتح کرنے کے مشورے کیا کرتے تھے اور حقیقتاً انہوں نے پیا کر کے بھی دکھا دیا جو سب اخلاص کا نتیجہ تھا۔

حدیث اور فقہ کی سستی کتابیں اُردو میں

(۱) بخاری شریف کامل مکررات کو حذف کر کے بخاری شریف کی تمام احادیث کا مکمل سلیس عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت تقریباً پانچسو صفحے قیمت عہ مجلد پارچہ عہ چرمی پشتہ عہ محصولڈاک ۸

(۲) مسلم شریف کامل مسلم شریف کی تمام احادیث کا سلیس۔ عام فہم اردو میں ترجمہ۔ اچھی لکھائی۔ چھپائی ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ محصول ۱۲ر

(۳) مشکوۃ شریف کامل حضرت علامہ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری کی مستند اور مقبول مشکوۃ المصابیح کا اردو میں مکمل ترجمہ۔ اچھی۔ لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت ایک ہزار صفحات سے زائد۔ قیمت تین روپے مجلد پارچہ ہے مجلد چرمی پشتہ ہے محصول ۱۲ر

(۴) انتخاب صحاح ستہ صحاح ستہ کی ان ساڑھے سات سو احادیث کا ترجمہ مع عربی متن کے متفق علیہ ہیں اور جن کی ہر مسلمان کو روزمرہ ضرورت رہتی ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی عہ محصول ۵ر

(۵) اسلامی تعلیم حضرت امام اعظم رح کی تمام و کمال فقہ اردو میں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو اسلامی تعلیم پڑھیئے جو حدیث اور فقہ کے ایک لاکھ اوراق کا نچوڑ ہے جس کو پانچسو علماء ہند پڑھ چکے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے وہ تمام مسائل اسی کتاب میں ہیں جن کی پیدائش سے لے کر وفات تک ایک مسلمان کو ضرورت رہتی ہے اعلیٰ درجہ کا ولائتی فیروزی چکنا کاغذ ضخامت ۷۰۰ صفحے قیمت تین روپے مجلد پارچہ تین روپیہ چار آنہ مجلد پشتہ اعلیٰ ہے محصول ۹ر

جو کتاب منگانی ہو اس کی قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایئے وی پی طلب کرنے میں ہر کا نقصان ہے کئی خریدار مل کر اپنی حسب پسند منگائیں تو محصول میں بڑی بچت ہو۔

ملنے کا پتہ:۔ سید حسن انیس جنرل مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

کمزور مردوں۔ بوڑھوں۔ غلط کار نوجوانوں کی سچی رفیق ہے

امرت بوٹی (رجسٹرڈ)

بنگالی دواکثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر جریان بند کرکے سرعت۔ کثرت احتلام کی بیماری کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ مقوی معدہ۔ جگر۔ دماغ کے تمام قویٰ کو پوری قوت دیتی ہے۔ خونی بادی بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی گندہ خون کو صاف کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/۰ ۔ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء عہ۔ امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ پنجاب

انجیل میں بھی اس کے متعلق ذکر ہے۔ کہ جس میں رائی بھر ایمان ہو۔ وہ اگر پہاڑ کو بھی کہے کہ اپنی جگہ سے ہٹ جا تو ہٹ سکتا ہے۔

انصاف

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیآءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔ یعنی

پورا کرو ماپ اور مت ہو نقصان دینے والوں میں سے اور صحیح ترازو سے تولو۔ لوگوں کو مت کم چیزیں دو۔ اور مت پھر و زمین پر فساد کرتے۔

خود اعتمادی

پھر کسی کام کو شروع کرنے سے پیشتر اس کے متعلق دماغ میں فیصلہ کرنا ایک ذہن رسا کا خاصہ ہے۔ ورنہ انسان ششش و پنج کے گورکھ دھندہ میں پھنسا رہتا ہے۔

انسان کا وقار خود بینی میں نہیں۔ بلکہ قربانی اور ایثار میں ہے۔ خود بین شخص کو دنیا بھی برا کہے گی۔ اور خدا کی نظر میں بھی اس کی کچھ وقعت نہیں۔ اپنے پر اعتماد کرنے والا اپنے ارادوں کا مالک ہے۔ اس کی بات مضبوط اور ارادہ اٹل ہے۔

ان مرقومہ بالا صفات کا مالک ہر مجلس میں معزز ہوگا۔ اور نہ صرف مذہب اور تجارت بلکہ دنیا کے ہر شعبہ میں کامیاب ہوگا۔ ہر بات میں فہم و فراست کا مظاہرہ کریگا۔ کامیابی اس کی غلام اور خوش بختی اس کے پاؤں چومے گی زمانہ اس کا گرویدہ ہوگا۔ اور اہل نظر اس کی قدر کرینگے۔ کیونکہ یہی اخلاق حسنہ کی طاقت ہے

خاکسار: عبد الرحمٰن خان بی کام نئی دھلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باسمہٖ سبحانہٗ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اتنی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مار الملحم خاص فرلیمو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب وہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سرد یوں میں استعمال ہوسکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین یا اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے

شادی اور شادیانی کیلئے زندگی بخش جام

عنبرین

ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزاء بہت قیمتی ہیں۔ یہ طبیور کے دماغ ان کے نخاع انثیین اور بیش قیمت اودیہ عنبر کیلسیم گلیسر فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضاء رئیسہ و الزواج کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصل کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو سنبھال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی اور خاص طور پر انہی کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی۔

عنبرین کے چند روزہ استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے ضعفی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایکماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینیوالے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا۔ اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کے لئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب وہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنے (سے ۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا۔ کہ سوزاک لاعلاج بیماری ہے۔ خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا۔ ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی۔ مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے۔ گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے۔ درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جاسکتا ہے۔ جو کم سے کم ۹۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کر دے۔ اگر اس سے کم تعداد ہے۔ تو پھر دعویٰ کی دوا نہیں کہی جاسکتی۔ تاہم گزشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی۔ کہ بدنصیب ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کامل دوا ایسی مل جائے۔ جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کر سکیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمیں اس کوشش میں اب آکر کامیابی ہوئی۔ اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا۔ جس کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیں اطمینان ہوگیا۔ اس دوا کا نام "**کلوزول**" ہے۔ اور سوزاک کے لئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی مل گئی۔ تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کر کے ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے۔ اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر **کلوزول** کی صرف ایک شیشی استعمال کریں۔ آٹھ دس روز میں خود دیکھ لیں گے۔ کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کئے۔ برسوں تکلیف اٹھائی۔ اسے کلوزول کی ایک شیشی نے دور کر دیا پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔ وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کر لیں۔ ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت ایک شیشی کلوزول دو روپے نو آنے (عہ) اور محصول ڈاک سات آنے (۷؍) آج ہی ایک خط لکھ کر

جنرل منیجر زنانہ دواخانہ پوسٹ بکس ۳۴ دہلی کے پتہ سے منگائیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شنگھائی ۷ ستمبر۔ وُوسنگ سے دور چینی ہوائی جہازوں نے جاپانی جنگی جہازوں پر شدید بمباری کی۔ اور ینگ پُو اور ہانکو کے محاذات پر جاپانیوں کے حملوں کی پوری پوری مدافعت کی گئی چینیوں کا دعویٰ ہے کہ ایک شدید مدافعانہ حملہ کے بعد انہوں نے پاؤشن شہر کو دوبارہ حاصل کرلیا ہے۔

روما ۷ ستمبر۔ حکومت روس نے بحیرہ روم میں دو روسی جہازوں کی غرقابی کے خلاف حکومت اٹلی کے پاس زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری اٹلی پر ڈالی ہے نیز مطالبہ کیا ہے کہ اٹلی ہرجانہ ادا کرے اور جہازوں کو غرق کرنے والوں کو سزا دے۔ لیکن حکومت اطالیہ نے کسی قسم کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔

پانی پت ۷ ستمبر۔ یہاں سے ۶ میل کے فاصلہ پر موضع بہادری میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شدید تصادم ہو گیا۔ وجہ فساد یہ بیان کی جاتی ہے کہ دو مسلمان جن کے خلاف ایک مندر کی بے حرمتی کرنے کے الزام میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ بری کر دیئے گئے تھے کل جب تقریباً بیس مسلمان مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے تو ہندوؤں نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے ان پر حملہ کر دیا۔ ۲ مسلمانوں کو شدید ضربات آئیں۔ جن میں سے چار کی حالت خطرناک ہے۔ ۲۰ ہندوؤں اور ۱۶ مسلمانوں کو زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند گرفتار کر کے ان کی ضمانتیں لے لی گئی ہیں۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ سفیر برطانیہ متعینہ چین پر حملہ کے سلسلے میں حکومت برطانیہ کی یادداشت کا جواب جاپان نے حکومت برطانیہ کو دیدیا ہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بیان مفصل نہیں۔ کابینہ جاپان کے اجلاس میں مسٹر ہیروٹا وزیر خارجہ جاپان نے کہا۔ کہ ابھی تک اس امر کا ثبوت نہیں مل سکا۔ کہ سفیر برطانیہ پر کسی جاپانی طیارہ کی طرف سے حملہ کیا گیا تھا۔

کراچی ۷ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جے۔ ڈی۔ کالج سندھ کے ایک لڑکے نے بی۔ اے کلاس کی ایک لڑکی سے ناشائستہ سلوک کیا جس کے خلاف احتجاج کے طور پر کالج کے ۹ سو طلباء نے جن میں ۱۳۰ لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ہڑتال کر دی۔

حیدرآباد دکن ۷ ستمبر۔ اعلیحضرت حضور نظام دکن و برار کی حکومت نے احکام جاری کئے ہیں۔ جن کی رو سے مولانا شوکت علی صاحب کے لئے تاحیات ۲۰۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ مسٹر دیش بندھو گپتا ایم ایل اے نے لاہور چھاؤنی کے مجوزہ مسلخ کے سلسلہ میں مسٹر گاندھی کی رائے طلب کی تھی۔ مسٹر گاندھی نے جواب میں لکھا ہے کہ میں لاہور کے بوچڑ خانہ کے اسی طرح خلاف ہوں جس طرح باقی تمام بوچڑ خانوں کے خلاف ہوں۔ اگر مسلمان بھی ہندوؤں کے ساتھ مل جائیں۔ تو لاہور کا بوچڑ خانہ نہیں بنے گا۔

ایبٹ آباد ۷ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کابینہ سرحد کے درمیان مختلف شعبہ جات کی تقسیم حسب ذیل طریق پر عمل میں آئی ہے (۱) ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم (نظم و نسق امور داخلہ و محکمہ رفاہ عامہ) (۲) مسٹر بھنجو رام گاندھی وزیر مالیات (مالیات لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ) (۳) قاضی عطاء اللہ وزیر تعلیمات (جس میں محاصل اور زراعت بھی شامل ہے) (۴) خان عباس خان (وزیر صنعت و حرفت)

ٹوکیو ۷ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج وزیر اعظم جاپان نے جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کی پالیسی شروع سے یہی ہے کہ حکومت چین کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کے لئے مجبور کیا جائے حکومت جاپان نے چین کے جاپان آزار اور معاندانہ رویہ کو دیکھنے کے باوجود انتہائی صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔ لیکن چونکہ چین نے ابھی تک اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس لئے جاپان کے لئے اب ناممکن ہو گیا ہے۔ کہ وہ چین کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔

بیونس آئرس ۷ ستمبر۔ موصولہ اطلاعات۔ ارجن ٹائن میں پریذیڈنٹ کے انتخاب کے سلسلہ میں ووٹروں کے درمیان فسادات کے نتیجہ میں ۱۲ آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ الیکشن سے چند گھنٹے پہلے پولیس نے اعلان کیا کہ صدر جمہوریہ اور ارکان کابینہ کو ہلاک کر دینے اور پولیس اور فوج کی بارکوں پر قبضہ کرنے کی سازش کی گئی ہے پولیس نے پانچ اشخاص کو زیر حراست کر لیا ہے۔

پالم پور ۷ ستمبر۔ شدید بارشوں کے باعث دریائے بیاس میں زبردست طغیانی آنے کی وجہ سے کئی دیہات تباہ ہو گئے ہیں ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں مویشیوں کو دریا میں بہتے دیکھا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ۲۰ سال میں اس قسم کی طغیانی دریائے بیاس میں کبھی نہیں آئی۔

شملہ ۷ ستمبر۔ آج دوپہر مرکزی اسمبلی میں انشورنس بل پر پہلی مرتبہ تقسیم آراء ہوئی۔ جب مسٹر جارج جوزف نے یہ ترمیم پیش کی کہ انشورنس کے سپرنٹنڈنٹ کی تنخواہ ۵ سو روپیہ ماہوار ہو۔ تو تقسیم آراء پر یہ ترمیم ۴۹ کے مقابلہ میں ۶۸ ووٹوں سے گر گئی

شملہ ۷ ستمبر۔ لندن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ملک معظم ۳۹-۱۹۳۸ء کے موسم سرما میں تشریف لا کر منجملہ دیگر ریاستوں کے حیدرآباد اور میسور بھی تشریف لے جائیں گے ہندوستان کے دورہ کے اختتام پر غالباً آسٹریلیا بھی جائیں گے۔

چین ۷ ستمبر۔ چین نے مجلس اقوام کے پاس اپیل کی ہے جس میں جاپان پر جارحانہ اقدام کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس مسئلہ کو جنیوا میں ۱۰ ستمبر کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

ٹوکیو ۷ ستمبر۔ جاپانی ذرائع سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی افواج نے صوبہ شانسی میں داخل ہو کر بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس صوبہ میں داخل ہونے کے لئے جاپانی افواج کو زبردست مقابلہ کرنا پڑا۔ قریباً ۱۰ ہزار آدمی کام آئے روس کی طرف سے بہت سے ہوائی جہاز چین کی امداد کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

جالندھر ۷ ستمبر۔ بلدیہ جالندھر کے ضمنی انتخاب میں چوہدری رحمت اللہ اور نور احمد احراری کے درمیان مقابلہ ہوا۔ لیکن احراری امیدوار کو اس کے خلیف نے شکست فاش دی۔

گجرات ۷ ستمبر۔ آلہ کے سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ۴۶ مسلمانوں پر فرد جرم عاید کر دی گئی اور تین ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ ملزموں کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے آلہ کے دیوان میں شرکت کے لئے جانے والے ایک سکھ جتھہ کو روک لیا تھا اور وہاں لڑائی کے نتیجہ میں ایک سکھ ہلاک اور کچھ مجروح ہو گئے تھے

امرتسر ۷ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ ہر سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۲ ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی